اَسمَاءُ الحُسنیٰ

مع

حمد و نعت

مرتبین

پروفیسر فہمیدہ بیگم

پروفیسر محمد صبغۃ اللہ

ناشر

حریر اکادمی بنگلور

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب :-

(اسماء الحسنیٰ مع حمد و نعت)

سالِ اشاعت :- 2003 ء

پہلا ایڈیشن

تعداد :- 1000

مرتبین :- پروفیسر فہمیدہ بیگم

پروفیسر محمد صبغۃ اللہ

= ۱/15 روپے

کمپوزنگ :- پروفیسر محمد صبغۃ اللہ

ناشر :- حرا اکادمی ۔ بنگلور

ملنے کے پتے :-

نمبر ۱۲۔۵۰ آشیانہ فورتھ مین وسنتپا بلاک گنگانگر بنگلور۔۵۶۰۰۳۲

مسلم بک ڈپو۔ نیو ٹی مارکٹ۔ بنگلور ۵۶۰۰۰۲

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (سورہ اعراف آیت ۱۸۰)

اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے ان سے پکارو (کنز الایمان)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اِسْماً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ (مشکوۃ)

رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان کی محافظت کرے (یاد کرے اور روزانہ ان کا ورد کیا کرے) جنت میں جائے گا (مراۃ المناجیح)

یہ تحفہ ان خوش نصیب مسلمانوں کے لئے ہے جو اپنی نیک ترین دعاؤں کی قبولیت اور نجاتِ آخرت کے متمنی ہیں، اسماء الحسنیٰ ایک بیش بہا نعمت ہیں جن کے ساتھ دعا کرنے کا خود قرآنِ مقدس میں حکم باری تعالیٰ ہے چنانچہ ارشاد ہوا۔ وللہ الاسمآء الحسنیٰ فادعوہ بہا الخ۔ اللہ کے بہت سے بہترین پاکیزہ نام ہیں، پس اے لوگو اللہ کو اس کے پاک ناموں کے ساتھ پکارو۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جن اسماء کو اللہ پاک نے اور اس کے رسولؐ نے اسمائے الٰہی بتایا ہے ان کے سوا اللہ تعالیٰ کو کسی اور خود ساختہ نام سے پکارنا یا اسکو اللہ پاک نام سمجھنا جائز نہیں۔ اسماء الحسنیٰ کی تعریف میں بخاری شریف، مسلم شریف و ترمذی شریف و ابن ماجہ میں کئی روایتیں آئی ہیں یہ الفاظ تقریباً سب میں مشترک ہیں۔ ان للہ تسعۃ وتسعین اسماء من احصاھا دخل الجنۃ، یعنی اللہ پاک کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو گن رکھا وہ جنت میں داخل ہوا۔ بعض روایتوں میں حفظہما کا لفظ آیا ہے کہ جس نے ان کو حفظ کرلیا وہ داخل جنت ہوگا۔ فقہ کے فرمانے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اسم پاک اللہ کے سوا ننانوے نام اور ہیں جو اسی ذات کی طرف مضاف ہیں بایں معنی یہ قرین قیاس ہے کہ ننانوے کا شمار اسم اللہ کے سوا ہو اور اسم اپنی شمولیت کے بعد کو پورا سو بنا دیتا ہو

یہی معنی راجح ہیں۔ احصاھا کے متعلق فتح الباری میں ہے کہ دعا مانگنے والا صرف چند اسماء پر اکتفا نہ کرلے بلکہ جملہ اسماء کو پڑھ کر دعا مانگے، نیز ان اسماء کے حقوق پر قیام کرے ان کے معنی اور مطالب کو ذہن میں لائے مثلاً رازق کہ اللہ پاک کی رزق رسانی پر اعتبار کرے۔ احصاھا میں معرفت بھی داخل ہے کیونکہ جو ان اسماء کا عارف ہوگا اور جو مومن ہوگا اور جو مومن ہوگا وہ جنت میں جائے گا معرفت میں اعتقاد بھی شامل ہے۔ پس اسماء الحسنٰی کے متعلق طریق عمل یہ ہے کہ جن میں صفات خصوصی باری تعالیٰ و تقدس کا ذکر ہے ان کا خاص اللہ کے لئے اقرار کرے جن صفات کا اقتداء ہوسکتا ہے مثلاً رحیم کریم ان صفات پر بندہ خود کو بھی قادر بنائے۔ جن اسماء میں وعدہ نعمت ملتا ہو ان میں طمع و رغبت پیدا کرے۔ جن اسماء میں وعید ہو اس جگہ خوف و خشیت کو لازم احوال بنائے۔ اس تفصیل کے بعد اللہ پاک کے ننانوے (۹۹) اسماء الحسنٰی (پاکیزہ نام) حسب ذیل ہیں جن کو ترمذی شریف سے لیا گیا ہے۔

وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ

الرَّحمٰنُ	الرَّحِيمُ	المَلِكُ	القُدُّوسُ	السَّلامُ
المُؤمِنُ	المُهَيمِنُ	العَزِيزُ	الجَبَّارُ	المُتَكَبِّرُ
الخَالِقُ	البَارِئ	المُصَوِّرُ	الغَفَّارُ	القَهَّارُ
الوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الفَتَّاحُ	العَلِيمُ	القَابِضُ
البَاسِطُ	الخَافِضُ	الرَّافِعُ	المُعِزُّ	المُذِلُّ
السَّمِيعُ	البَصِيرُ	الحَكَمُ	العَدلُ	اللَّطِيفُ

الخَبِيرُ	الحَلِيمُ	العَظِيمُ	الغَفُورُ	الشَّكُورُ
العَلِيُّ	الكَبِيرُ	الحَفِيظُ	المُقِيتُ	الحَسِيبُ
الجَلِيلُ	الكَرِيمُ	الرَّقِيبُ	المُجِيبُ	الوَاسِعُ
الحَكِيمُ	الوَدُودُ	المَجِيدُ	البَاعِثُ	الشَّهِيدُ
الحَقُّ	الوَكِيلُ	القَوِيُّ	المَتِينُ	الوَلِيُّ
الحَمِيدُ	المُحصِيُّ	المُبدِئُ	المُعِيدُ	المُحيِي
المُمِيتُ	الحَيُّ	القَيُّومُ	الوَاجِدُ	المَاجِدُ
الواحِدُ	الاَحَدُ	الصَّمَدُ	القَادِرُ	المُقتَدِرُ
المُقَدِّمُ	المُؤخِّرُ	الاوّلُ	الآخِرُ	الظَّاهِرُ
البَاطِنُ	الوَالِيُّ	المُتَعالِيُّ	البَرُّ	التَّوَّابُ
المُنتَقِمُ	العَفُوُّ	الرَّءُوف	مالِكُ المُلكِ	ذُوالجَلال
وَالإكرام	المُقسِطُ	الجَامِعُ	الغَنِيُّ	المُغنِيُّ
كَفِيلُ	المَانِعُ	الضَّارُّ	النَّافِعُ	النُّورُ
الهَادِيُّ	البَدِيعُ	البَاقِيُّ	الوَارِثُ	الرَّشِيدُ
		الصَّبُورُ		

رباعی

ہردم اس کی عنایت تازہ ہے — اس کی رحمت بغیر اندازہ ہے
جتنا ممکن ہو کھٹکھٹائے جاؤ — یہ دستِ دعا خدا کا دروازہ ہے

امجد حیدرآبادی

درود تاج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ، دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ
وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ، اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِي
اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ، سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ، جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ
مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِي الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی
بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی
مِصْبَاحِ الظُّلَمِ، جَمِیْلِ الشِّیَمِ، شَفِیْعِ الْاُمَمِ، صَاحِبِ
الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ، وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ
مَرْکَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ
قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ
وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ
الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَتِ
الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ

السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ
وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَ
وَسِیْلَتِنَا فِي الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ
الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ یٰۤاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ

الٰہی ہمارے آقا مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق
والے اور جھنڈے والے ہیں۔ جن کے وسیلے سے بلا، وبا، قحط مرض اور دکھ درد دور ہوتا ہے آپ کا نام نامی
لکھا گیا بلند کیا گیا قبول شفاعت کیا گیا اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ عرب و عجم کے سردار ہیں آپ کا
جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانہ کعبہ اور حرم پاک میں منور ہے۔ آپ چاشت گاہ کے آفتاب
اور اندھیری رات کے ماہتاب، بلندیوں کے صدر نشین، راہ ہدایت کے نور مخلوقات کی جائے پناہ،
اندھیروں کے چراغ، نیک اطوار کے مالک، امتوں کے بخشوانے والے، بخشش و کرم سے موصوف
ہیں۔ اللہ آپ کا نگہبان، رسول آپ کے خدمت گذار، براق آپ کی سواری، معراج آپ کا سفر،
سدرۃ المنتہٰی آپ کا مقام اور (قرب خداوندی میں) قاب قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب اور مطلوب ہی
آپ کا مقصود ہے۔ اور مقصود آپ کو حاصل ہے۔ رسولوں کے سردار، نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے
گنہگاروں کو بخشوانے والے، مسلمانوں کے غم خوار، دنیا جہاں کے لئے رحمت عاشقوں کی راحت،

مشتاقوں کی مراد، خداشناسوں کے آفتاب، راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں کے رہنما، محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے، جن وانس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں (بیت المقدس وکعبہ) کے پیشوا اور دنیا وآخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں۔ وہ جو مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں۔ حضرت امام حسن اور حسین کے جدّ امجد اور ہمارے اور تمام جن وانس کے آقا ہیں۔ ابی القاسم محمدؐ بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں نورِ جمال محمدی کے مشتاقو! آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود وسلام بھیجو، جو بھیجنے کا حق ہے۔

اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا

صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ

عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میرے معبود اے میرے اللہ — اے مرے بے نیاز شاہنشاہ
جملہ عالم کا کارساز ہے تو — خلق پرور جہاں نواز ہے تو
لطف ہر نیک وبد پہ عام ترا — اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنُ ہے نام ترا
رحم کن بر من وغریبی من — دست دہ بہرِ دستگیری من

کوئی میرا نہیں سوا تیرے — میرے فریادرس مری سن لے
نفس شیطان کے ہاتھ سے ہوں ذلیل — مخلصی کی نہیں ہے کوئی سبیل
نہ عبادت ہے ہے نہ طاعت آہ — ہے فقط تیری رحمتوں پہ نگاہ
کر مری جملہ مشکلیں آساں — اپنے فضل وکرم سے یَا رَحْمٰنُ
میرے اعمال پر نہ کر تو نظر — یَا رَحِیْمُ اپنا رحم کر مجھ پر
یَامَلِکُ اپنی خاص رحمت سے — دین ودنیا میں جاہ ثروت دے
آبِ رحمت سے زنگ دل کو دھو — میرے قُدُّوْسُ پاک کر مجھ کو
کر عطا یَاسَلَامُ یَاشَافِیْ — صحت وتندرستی یَاکَافِیْ
تو ہی مُؤْمِنُ ہے مرا ایمان — کیوں نہ چاہوں میں تجھ سے امن واماں
الاماں الاماں یَاحَنَّانُ — الاماں الاماں یَامَنَّانُ
الاماں الاماں یَادَیَّانُ — الاماں الاماں یَاسُبْحَانُ
شرِ شیطان وظلمِ سلطاں سے — فتنۂ دہر وجورِ اخواں سے
اپنے امن واماں میں دائم رکھ — عزت وآبرو سے قائم رکھ
یَامُهَیْمِنُ بلطفِ یزدانی — سب بلاؤں سے کر نگہبانی
عزت وآبرو میں فرق نہ آئے — یَاعَزِیْزُ ہر اک بلا ٹل جائے
درپئے آبرو ہو گو عالم — جبکہ تو ہے عزیز پھر کیا غم

جسکو بخشے تو عزت و حرمت   کون ہے جو کہ دے سکے ذلّت
اے زبردست عالم و جبّار   میرے بگڑے ہوئے بنا دے کار
اے خدائے بزرگ جلّ و علی   مُتکبّر و اکبر و اعلیٰ
کبر زیبا ہے تجھ کو اے خالق   کبریائی کے ہے تو ہی لائق
کون ہے بادشاہ کُنْ   فَیَکُوْنْ   کس نے دکھلائے رنگِ گوناگوں
تو ہی خالق ہے کون تیرے سوا   صانعِ جن و انس و ارض و سَما
تیرے ہی حکم سے ہوئی ہر شئے   تو ہی باری تو ہی مُصَوّر ہے
تو نے پیدا کئے ہیں جنت و نار   تو ہی غفّار ہے تو ہی قہّار
قہر تیرا غضب ہے بارِ خدا   اپنے قہر و غضب سے ہم کو بچا
یاالٰہی میں ہو وہ بد کردار   کہ مرے نام سے ہے نار کو عار
غرق بحرِ گناہ سرتاپا   شرم سے منھ اُٹھا نہیں سکتا
مغفرت کی کوئی امید نہیں   تیری رحمت سے کچھ بعید نہیں
نیک ہوں یا بد ہوں تیرا بندہ ہوں   تیری درگہ میں سرفگندہ ہوں
نہیں تیرے سوا کوئی یاور   در ہمہ حال میرا اے داور
تو اگر بخشدے تو دُور نہیں   کیا تو غفّار اے غفور نہیں
بندگی کی تجھے غرض کیا ہے   تو تو وہاّب ہے عوض کیا ہے

گبر و مومن مجوسی و ترسا   تیرے خوانِ کرم سے زلّہ رُبا
تو ہی رزاق انس و جان کا ہے   تو ہی روزی رساں جہاں کا ہے
یاالٰہی بہ شانِ فتّاحی   کھول دے غیب سے درِ روزی
کر مجھے غیر کا نہ دستِ نگر   اپنی قدرت سے کر دے صاحبِ زر
کوئی میرا نہیں علیم ہے تو   تو ہی دیگا مجھے کریمؔ ہے تو
مُنْعِمی واہبُ العطیّاتی   حافظی دافع البَلِیّاتی
تیرے قبضے میں انتظامِ جہاں   قابِضُنْ بَاسِطُنْ ہے تیری شاں
تو شہنشاہ قاہر و عادِل   حَافِظُنْ رَافِعُنْ مُعِزِّن مُذِلُ
جسکو چاہے وہ سربلند کرے   اور جسے چاہے مستمند کرے
بےنواؤں کو دم میں کر دے شاہ   بادشاہوں کو پل میں کر دے تباہ
نہ کوئی تیرا روکنے والا   نہ کوئی تجھ کو ٹوکنے والا
تابع امر تیرے کون و مکاں   اَحْکَمُ الحَاکِمِیْنْ ہے تیری شان
اے خداوند تو سَمِیْع و بَصِیْرْ   حَکم و عَدْلْ اور لطیف و خبیر
تو ہی پنہاں و آشکارا ہے   تیری ہی ذات کا سہارا ہے
یاحَلِیْمْ اپنے حلم کے صدقے   عزت و آبرو مری رکھ لے
دین و دنیا میں کر نہ خوار و ذلیل   اے عظیمْ اے مرے نصیر و کفیل

التجا تجھ سے ہے یہی ہردم — کر نہ محتاجِ غیر اے اَکرَمُ
گرچہ ہوں یاغفور قابلِ نار — اپنی رحمت سے کردے بیڑا پار
تیری رحمت کا کُل جہاں مشکور — عام ہے تیرا لطف ربِ شَکُورُ
تیری جانب سے رحمت ونعمت — دمبدم ہر زماں وہر ساعت
کس زباں سے کروں میں شکر ادا — تیرے اِنعام ولطف بے حد کا
تو نے مجھ کو کیا بنی آدم — اشرف الخلق اکرم العالم
نوعِ انساں میں بھی کیا ممتاز — کہ کیا اُمتِ رسول حجاز
دین وایمان وعلم وفہم دیا — رزق وروزی سے بہرہ مند کیا
تھی جو کچھ دل کی آرزو بخشی — ہم نشینوں میں آبرو بخشی
اے مرے کردگار تیرا شکر — میرے پرودگار تیرا شکر
شکر تیرے کرم کا یامَنّانُ — ایک شمہ ادا ہو کیا امکان
تیرا رتبہ خرد سے بالا ہے — تو کَبِیر وعلی واعلیٰ ہے
یاعَلِیّ اپنی برتری کے طفیل — یاکَبِیر اپنی مہتری کے طفیل
میرا عالم میں بول بالا کر — میرا رتبہ جہاں میں اعلیٰ کر
سب حوادث سے یاحَفِیظُ بچا — تو ہی حافِظ یاحَفِیظُ بچا
زار ہوں یاحَفِیظ قوت دے — روح کو نور، تن کو طاقت دے

سخت ہے یاحَسِیبُ روزِ حساب — بخش دے مجھ کو بے حساب وکتاب
کرعطا یاجَلِیلُ جاہ وجلال — اپنی رحمت سے کردے مالا مال
یاکَرِیمُ اے رَقِیبُ اے دَیّانُ — یامُجِیب الدُّعائے مضطربان
شرِّ اَعدا سے بے خطر کردے — جملہ آفات سے بِدر کردے
وَاسِعَا دے خوشی وخوشحالی — وسعتِ رزق فارغ البالی
علم دے یا حَکِیمُ حکمت دے — عشق دے یا وَدُودُ الفت دے
دوستی اپنی کرعطا مجھ کو — اپنا کرلے تو اے خدا مجھ کو
دے مجھے یا مَجِیدُ مجد وعلا — ہمسروں میں بلند کر رُتبہ
روزِ بعث ونشور یاباعِثُ — بہتری کا مرے اٹھا باعث
دارِ دنیا سے یاشَہِیدُ سفر — ہو مرا کلمۂ شہادت پر
حق حقیقت میں ہے تو ہی اَلحَقُّ — سب سے بے لاگ قادرِ مطلق
حامی و والی و کَفِیلُ ہے تو — میرے ہر امر کا وَکِیلُ ہے تو
تجھ کو میں سونپتا ہوں اپنے کام — جو تو چاہے کرے تو ہے مُختَارُ
تو قَوِیُّ الْمَتِینُ میں بے بس — تو وَلی و قَدِیرُ میں بے کس
کب ترا وصف ہو بشر سے ادا — حق ہے تو ہی حَمِیدُ ہے اپنا
تیرے وصف وثنا میں یا مُحصِیُ — خود نبیؐ کہہ گئے ہیں لَا اُحصِی

ہیچ کو ہست بود کو نابود — نیست کو تو کرے گا پھر موجود
ہے یہ تیری ہی شان یَامُبْدِیُ — تو مُعِیدُ اے مُمِیتُ اے مُحِییُ
میں نہیں طویل عمر کا خواہاں — اور نہ میں خوفِ مرگ سے ترساں
مرگ کا غم نہ زندگی کی خوشی — یاالٰہی تری خوشی کی خوشی
زندگی دے جو ہو حیات میں خیر — موت دے ہو اگر ممات میں خیرُ
ہے توئی وہ کہ جو نہیں معدوم — تو ہی حَیّ ہے اور تو ہی قَیُّوم
ذات تیری غنی ہے تو وَاجِدُ — تجھ کو زیبا ہے مَجَدُ یا ماَجِدُ
ایک ہے تو اَحَدُ ہے تیرا نام — تو ہی وَاحِدُ ہے اے خُدائے انام
تو نے پیدا کئے زماں و زمیں — کوئی ساتھی کوئی شریک نہیں
اے صَمَدُ سب سے بے نیاز ہے تو — صادق القول پاکباز ہے تو
تو ہی یارب ہے صاحب قدرت — قادرَ و مُقْتَدِرُ ہے ذوالقوت
تو ہی اوّل اور توئی آخِرُ — تو ہی باَطِنٌ اور توئی ظاہِرٌ
پاک کر میرا باطن و ظاہر — آخرت کر بخیر یا آخِر
اے مُقَدِّمُ مجھے مقدم کر — اپنی درگاہ میں مُعظَّم کر
یامُؤَخِّرُ رہوں نہ میں پیچھے — مورِ لطف سب سے ہوں پہلے
وَالِیُ و کارساز تو ہے مرا — مُتعاَلِیُ ہے آسرا تیرا

اے نکوکار بَرُّ اے تَوّابُ — بخش توفیق توبہ مجھ کو شتاب
عمل ناصواب کا میرے — مُنْتَقِمُ مجھ سے انتقام نہ لے
تو عَفُوٌ اور میں خاطی — تو رَءُوفُ اے رَحِیم میں عاصی
میں گنہ گار فاجر و بدکار — تو غَفُورٌ اور ساترٌ (ڈھانپنے والا) و ستار
عاَلِمٌ و غاَفِرُ الذُّنُوب توئی — نَاظِر و ساتر الغُیوب توئی
درگزر کر مری خطاؤں سے — ڈھانپ لے ڈھانپ لے عیوب مرے
مَالِكُ المُلْكُ ہے توئی اظہر — در ترا چھوڑ کر میں جاؤں کدھر
کون تیرے سوا ہے ذوالِانْعام — اے مرے ذوالجلال و الاکْرام
تو ہے لَارَیْبُ مُقْسِط و مُنْصِف — پر ہوں میں اس سے بہت خائف
روبرو تیرے عدل کے شاہا — غیر ممکن ہے اپنا چھٹکارا
ارْحَمُ الرَّاحِمِیْنُ برحمت خویش — اکرم الاکرمین بعزت خویش
جمع کر میرے دل کو یَاجامِعَ — فکر روزی نہ ہو مرا مَانِعَ
یاغنی تو غَنِیَ ہے اور مُعْطِیَ — جسکو چاہے تو دم میں کردے غَنِیُ
تجھ کو کس بات کی شہا ہے کمی — کر غنی مجھ کو بھی تو یامُغْنِیُ
دین و دنیا میں کچھ رہے نہ ہوس — اتنا دے اتنا دے کہ کہدوں بس
لاکھ دشمن ہوں مجھ کو کیا خطرہ — لاکھ ہوں دوست مجھ کو کیا پروا

خالق خیر و شر ہے تو یارب — دوست دشمن برائے نام ہیں سب

ضرر و نفع کا تو ہے خلّاق — زہر کیا چیز مال کیا تریاق

تیرے قبضے میں نفع اور نقصان — ضَارُّن نَافِعُن تیری شان

ظلمت جہل سے چھٹا یا نُورُ — نور عرفاں سے دل کو کر پُر نور

ہر چہ غیر از تو زاں نفورم کن — پائے تا فرق غرقِ نورم کن

راہ دِکھلا مجھے شریعت کی — تو ہی ھَادِیْ ہو میرا یا ہادی

مُلکِ لاہوت کی دِکھادے سیر — یَابَدِیعُ العجایب بالخیر

مجھ پہ کر لطف ایسا یا بَاقِیُ — کہ جہاں میں رہوں سدا باقی

تو وارث ہے مرا یَاوَارِث — کون تیرے سوا مرا وارث

مال و اولاد سے تو رکھ خورسند — خلف الصدق دے سعادتمند

یَارَشِیدُ اے جہاں کے مُرشد — اے مرے رہنما مرے مُرشد

رہِ وَحدَت کی رہنمائی کر — منزلِ عشق تک رَسائی کر

اپنا دے عشق اپنا رکھ مشتاق — دے مجھے لذتِ وصال و وفاق

اپنا دے ذوق شوق یا اللہ — رہوں تیری ہی دُھن میں شام و پگاہ

اپنا غم دے غمِ محبت دے — عشق دے عشق کی حلاوت دے

سوزِ دل میں جگر میں درد رہے — ہر گھڑی لب پہ آہِ سرد رہے

جان جائے نہ جائے تیری یاد — موت آئے نہ آئے غیر کی یاد

کر عطا صبر یَاصَبُوْرُ اس پر — اِن بلاؤں سے تا نہ ہوں مُضطر

خوش رہوں عشق کی بلاؤں پر — رہوں شاکر تری رضاؤں پر

شاکروں میں اٹھا بروزِ جزا — صابروں میں شمار کر میرا

جس بلا سے کہ نا صُبُور رہوں — یاالٰہی میں اس سے دور رہوں

غمِ دنیا نہ پاس آ پھٹکے — خوش و خرم رہوں میں بے کھٹکے

جیتے جی تیرے غم سے شاد رہوں — جب یہاں سے چلوں تو شاد چلوں

آؤں خوش خوش تیری جناب میں مَیں — رہوں یارب نہ پیچ و تاب میں مَیں

یَامُجِیْبُ الدُّعا طفیل رسولؐ — ہو مُناجات ھاتفی مقبول

در مناجات باری تعالیٰ جلّ جلالہٗ

(از مُلّا اسد اللہ وجہی ۱۰۱۸ھ)

مہربان صاحب غنی ایک تُوں — کرم کی نظر سوں منجے دیک تُوں

کمینا بندا سب سے کمتر ہوں میں — گہر کر منجے توں کہ کنکر ہوں میں

الٰہی الٰہی گنہگار ہوں — گناہوں میں اپنے گرفتار ہوں

گنہ کی گرفتاری تھے دور کر — ثواباں سوں توں منج کو پُر نور کر

عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس　　و لے تیری بخشش کی ہے بھوت آس

سچا ایک صاحب ہے سبحان تو　　کہ ماں باپ سا ہے مہربان تو

دلا منج کوں میرے دل کے مقصود توں　　کہ مولا سچا ہو معبود توں

دنیا میں تو آیا تو نام کر　　خدا کو جو بھاتا سو کام کر

کہ دائم رہنے کا نہیں ٹھاریاں　　نہیں کوئی آیا ہے دوباریاں

جکچ یاں سے سنگات لے جائے گا　　دو گن، تیر گن اس کا توں واں پائے گا

محبت کی مے کوں پلا توں منجے　　نکو مار دائم جلا توں منجے

حمد

غواصی

الٰہی جگت کا الٰہی سو توں　　کرنہار جم بادشاہی سو توں

خزینے بھریا غیب کے غیب تھے　　ہوا تو اپیں پاک پھر عیب سے

چندا میں سے توں چندنا کاڑتا　　سورج سے گرم دھوپ تو پاڑتا

دکھاتا تماشے عجب دور تھے　　دیاتا سے لکھ نور یک نور تھے

ہریا کر رکھیا تو زمیں سات کوں　　دیا رنگ پھل پھول ہور پات کوں

حمد

سراؔج اورنگ آبادی

بلندی و پستی کو پیدا کیا　　ظہور تجلّی ہویدا کیا

بنایا زمیں آسماں بے مثال　　کیا غرب و شرق اور جنوب و شمال

دیا چاند سورج کو نور و ضیا　　فلک پر ستارے کیا خوش نما

علیم و بصیر اس کی ہے شان میں　　قضا اور قدر اس کے فرمان میں

جو چاہا سو یک پل میں پیدا کیا　　جو پیدا نہیں سو ہویدا کیا

کیا جنت ابرار کے واسطے　　جہنم گنہ گار کے واسطے

کہیں پھول ہے اور کہیں خار ہے　　کہیں گنج ہے اور کہیں مار ہے

کہیں چندر ہے اور کہیں نور ہے　　کہیں نار ہے اور کہیں نور ہے

و لیکن یہ سب کچھ ہے ذات خدا　　بقا کو بقا ہے فنا کو فنا

سراؔج اب نہ کر گفتگو کا بیاں　　بغیر از خموشی نہیں یہاں اماں

یہ خورشید و قمر کیا دیکھتے ہو　　فضائے بحر و بر کیا دیکھتے ہو

اسی کے حکم سے سب ہو رہا ہے　　اُدھر دیکھو، اِدھر کیا دیکھتے ہو

امجؔد حیدرآبادی

حمد

اصغر ویلوری

اے شہنشاہ! جاہ و حشمت کے — کون گن گائے تیری عظمت کے
رب ہے تو سب کا لاشریک ہے تو — سب گواہ ہیں تری ہی وحدت کے
قطرے قطرے میں ذرّے ذرّے میں — لاکھوں جلوے ہیں تیری حکمت کے
آگ کو تو نے کر دیا گلزار — یہ کرشمے ہیں تیری قدرت کے
دست بستہ ہیں سب ترے آگے — تو ہی لائق ہے ہر عبادت کے
تو ہے رحمٰن اور رحیم و کریم — دغدغے کس لئے قیامت کے
دشت و دیار، نجوم و شمس و قمر — منتظر ہیں تری اطاعت کے
تیرے دامن میں آسرا دے دے — ہم ہیں مارے ہوئے مصیبت کے
در پہ تیرے ہے ملتجی اصغر — کھول در اس پہ تیری رحمت کے

رباعی

ہر قطرہ میں بحرِ معرفت مضمر ہے — ہر اک ذرّہ میں کچھ نہ کچھ جوہر ہے
ہو چشمِ بصیرت تو ہے ہر چیز اچھی — گر آنکھ نہ ہو تو، لعل بھی پتھر ہے

امجد حیدرآبادی

تجھ بن نہیں کوئی میرا

مناجات مقبول

اے خالق ہر جسم و جاں، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے رازق ہر انس و جاں، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے دستگیر بے کساں، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے چارۂ بے چارگاں، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے حافظ و ناصر میرے، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے حاضر و ناظر میرے، تجھ بن نہیں کوئی میرا
تو ہی میرا معبود ہے، تو ہی میرا مسجود ہے
تو ہی میرا مقصود ہے، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے بادشاہِ دو جہاں تو ہے پناہِ عاصیاں
میں تجھ سوا جاؤں کہاں، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے رازق بے دست و پا، میں ہو تیری در کا گدا
رکھتا ہوں تیرا آسرا، تجھ بن نہیں کوئی میرا
اے لائقِ حمد و ثناء، اے لازوال و لا فنا

بگڑی ہوئی میری بنا، تجھ بن نہیں کوئی میرا

یاں پالنے والا کوئی، اور مارنے والا کوئی
واں بخشنے والا کوئی، تجھ بن نہیں کوئی میرا

فرش زمیں سے تا فلک، اور آسماں سے عرش تک
دیکھا اٹھا کر جب پلک، تجھ بن نہیں کوئی میرا

کی داہنے بائیں نظر، پیش و پس زیر و زبر
ہر سو یہی ہے جلوگر، تجھ بن نہیں کوئی میرا

تو صاحب انعام ہے، انعام تیرا عام ہے
وہاب تیرا نام ہے، تجھ بن نہیں کوئی میرا

تیرا دیا کھاتا ہوں میں، تیری ثناء گاتا ہوں میں
تیرا ہی کہلاتا ہوں میں، تجھ بن نہیں کوئی میرا

دکھ درد وغم اسکا گیا، جس نے پکارا یا خدا
سختی میں میرے کام آ، تجھ بن نہیں کوئی میرا

جب سے سمجھ آئی مجھے، دی تو نے گویائی مجھے
تقریر یہ بھائی مجھے، تجھ بن نہیں کوئی میرا

در در سے ٹکرا کر کے، سر رکھا تیری درگاہ پر

تو بھی نہ کر در سے بدر، تجھ بن نہیں کوئی میرا

میں ہوں محض بے سیم وزر، بے زور و بے کسب وہنر
لے غیب سے میری خبر، تجھ بن نہیں کوئی میرا

میں نیک ہوں یا ہوں برا، پر نام لیوا ہوں تیرا
اب بخش دے تو یا دے سزا، تجھ بن نہیں کوئی میرا

جو خویش و برخوردار ہیں، اپنی غرضکے یار ہیں
گو ظاہری غم خوار ہیں، تجھ بن نہیں کوئی میرا

مجھکو نہ شوق حور ہے، نہ خواہشِ انگور ہے
تیری رضا منظور ہے، تجھ بن نہیں کوئی میرا

یہ طائر جاں جس نفس جا، گور کا دیکھے قفس
اس کنج میں فریادرس، تجھ بن نہیں کوئی میرا

روز ازل کے قول میں دنیا کے رنج وہول میں
نیکی بدی کی تول میں، تجھ بن نہیں کوئی میرا

جب ہاویہ پر جوش ہو، گم ہر کسی کا ہوش ہو
ہر آشنا روپوش ہو، تجھ بن نہیں کوئی میرا

جس دم صراط نار پر ہونے لگے سب کا گذر

اس دم رفیق ورا ہبر،   تجھ بن نہیں کوئی میرا

مسلم کی جب آوے اجل، یہ کہہ کے دم جاوے نکل

اے پاکِ ذاتِ لم یزل، تجھ بن نہیں کوئی میرا

نعت

غواصیؔ

سچا توں محمدؐ سچا مصطفےٰ   سچا ہے توں احمدؐ سچا مرتضےٰ

توں طٰہٰ توں یٰسین تو ابطحی   تو اُمی تو مکی تو باطن توں مُرسل سہی

توں اول توں آخر تو ہی ہے امیر   توں ظاہر توں باطن نبیؐ بے نظیر

تہیں ہاشمی ہور قریشی رسول   جکچ توں کہے سو کرے رب قبول

توں قائم توں حجت توں حافظ سچا   توں شافع توں سابق توں واعظ سچا

تقی ہور سخی توں ولی ہور خلیل   دیا تج نبیؐ ناؤں رب جلیل

خدا کے نبیاں کا سو سلطان توں   دیونہار ساریاں کوں ایمان توں

شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ

رہے نام محمدؐ لب پہ یارب، اوّل وآخر

الٹ جائے بوقت نزع جب سینے میں دم میرا

محبت اہل بیت مصطفےٰ کی، نور برحق ہے

کہ روشن ہو گیا دل مثل قندیل حرم میرا

دکھائی مجھ کو راہ شرع، اصحاب پیمبر نے

چراغِ راہ ہے اِکرامِ   اصحابِ کرم میرا

شہ بغداد کا خطِ غلامی ذوقؔ رکھتا ہوں

نہ کیوں، دل اس خطِ بغداد سے ہو جامِ جم میرا

☆

(عبدالحمید اخگرؔ مرحوم راجستھانی)

دہر میں جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا

شکل انساں میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

آپ ہی غنچہ بنا اور بنا آپ ہی گل

کلی میں بو ہو کے بسا تھا مجھ معلوم نہ تھا

ایک ہی نور دو عالم میں رہا جلوہ نما

یاں نبی واں وہ خدا مجھے معلوم نہ تھا

بن کے عیسیٰؑ کبھی مُردوں کو جلانے کے لئے

قُم بھی تو نے ہی کہا تھا، مجھے معلوم نہ تھا

طور پر جس نے موسیٰ کو کیا تھا بے ہوش

جلوہ وہ خاص ترا تھا، مجھے معلوم نہ تھا

منحصر تجھ پہ ہی اے فخرِ عجم نازِ عرب

سِرِّ لولاک لما تھا مجھے معلوم نہ تھا

دیر و کعبہ میں کلیسا میں حرم میں اختر

ہر جگہ وہ ہی خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مدینہ یاد آیا ہے

مدینہ یاد آیا ہے، مدینہ یاد آیا ہے

مدینہ یاد آیا ہے مدینہ یاد آیا ہے

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

مدینہ یاد آیا ہے، مدینہ یاد آیا ہے

نہ چھیڑو واعظو جنت کے لالہ زار کی باتیں

سناؤ پھر مجھ کو دیارِ یار کی باتیں

مجھے کچھ اور تڑپاؤ مدینہ یاد آیا ہے

مدینہ یاد آیا ہے، مدینہ یاد آیا ہے

مجھے اے دوستو! نہ روکو مجھ کو آج رونے دو

میرے اشکوں کو بہنے دو مجھے بیتاب رہنے دو

مجھے اب کچھ نہ سمجھاؤ مدینہ یاد آیا ہے

مدینہ یاد آیا ہے، مدینہ یاد آیا ہے

تصور میں میرے رہنے بھی دو رنگین فضاؤں کو

محمد کے شہر کو گنبدِ خضراء کی چھاؤں کو

نہ اب صائم کو بہلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

مدینہ یاد آیا ہے، مدینہ یاد آیا ہے

اُس عرب کے والی کی

اس عرب کے والی کیا شکل نورانی ہے

اِک میں ہی نہیں شیدا دنیا ہی دیوانی ہے

اس درد بھرے دل کی اک چھوٹی کہانی ہے

جو شاہِ مدینہ کو خود جا کے سنانی ہے

بہتا میری آنکھوں سے ہر وقت جو پانی ہے

یہ ساقئ کوثر کی اک خاص نشانی ہے
اے بادِ صبا لا دے کچھ خاک مدینے کی
سُرمہ کی طرح ہم کو آنکھوں میں لگانی ہے
اس نعت کو اے ناصؔر دل سے ہے لکھا میں نے
جو ساقئ کوثر کو خود جا کے سنانی ہے

مُحمّد مُصطفٰے صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

مُحمّد مُصطفٰے صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
حبیبِ کبریا صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
پڑھو صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ ہر دم
کہ محبوبِ خدا صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
وضو سے آئیں بیٹھیں باادب بھیجیں درود اُن پر
جہاں کے رہنما صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
فرشتے عالمِ بالا سے سُن سُن کر یہ کہتے ہیں
چلو نورِ خدا صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

ہوئے ہیں جس کے فیض سے دونوں جہاں روشن
اسی شمس الضحیٰ صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
نکالا جس نے چشمہ آب، انگلی سے جنگل میں
اسی بحرِ صفا صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے
دُعائیں مانگ لے جو مانگنی ہوں حق سے اے اکبؔر
تیرے مشکل کشا، صَلِّ علیٰ کی آج محفل ہے

سلام

یا اَیُّھَاالّذِیْنَ اٰمَنوا صَلّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُو تَسلیما

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو عبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ دشمن کو حیاتِ جاوداں دے دی

سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر ہوا مجروح جو بازار طائف میں
سلام اس پر وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرش خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا
سلام اس پر کہ جس کی سادگی درسِ بصیرت ہے
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت ہے
سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی
سلام اس پر کہ تھا الفخر فخری جس کا سرمایا

سلام اس پر کہ جس کے جسم اطہر کا نہ تھا سایہ
سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بُروں کو جس نے فرمایا کہ "میرے ہیں"
سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا
سلام اس پر کہ جس کے حکم سے سورج پلٹ آیا
سلام اس پر فضا جس نے زمانہ کی بدل ڈالی
سلام اس پر کہ جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی
سلام اس پر شکستیں جس نے دیں باطل کے فوجوں کو
سلام اس پر کہ ساکن کر دیا طوفاں کی موجوں کو
سلام اس پر کہ جس نے کافروں کے زور کو توڑا
سلام اس پر کہ جس نے پنجہ بیداد کو موڑا
سلام اس پر سرِ شاہنشہی جس نے جھکایا تھا
سلام اس پر کہ جس نے کفر کو نیچا دکھایا تھا
سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا

سلام اس پر کہ جو بدر کے میداں میں آیا تھا
سلام اس پر بھلا سکتے نہیں جس کا کبھی احساں
سلام اس پر مسلمانوں کو دی تلوار اور قرآں
سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
اُلٹ دیتے ہیں تختِ قیصریّت، اَوجِ دارائی
سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں
سلام اس ذات پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مسلماں کا یہی ایماں، یہی مقصد، یہی شیوا
سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے

رباعی

ہر چیز مسبب سبب سے مانگو منّت سے خوشامد سے ادب سے مانگو
کیوں غیر کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہو بندے ہو اگر رب کے تو رب سے مانگو

امجدؔ حیدرآبادی